REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -

جلد ۴۵/۱۰ ۸ تبلیغ ۱۳۳۵ھ - ۸ فروری ۱۹۵۶ء نمبر ۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ فروری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :-

طبیعت اچھی ہے (الحمد للہ)

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۷ فروری ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی مطلع فرماتے ہیں کہ آج سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی اطلاع کراچی سے موصول نہیں ہوئی احباب حضرت میاں صاحب ممدوح اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ربوہ ۷ فروری ۔ قیادت ربوہ کے زیر اہتمام جو ٹورنامنٹ ہو رہا ہے ۔ کل اس کے سلسلہ میں میرو ڈبہ کا فائنل میچ ہوا ۔ جو کوارٹرز گول بازار نے جیت لیا ۔

امریکی امداد کا مسودہ قانون

واشنگٹن ۷ فروری ۔ توقع ہے کہ مارچ میں ۴ ارب ۹۰ کروڑ ڈالر کی غیر ملکی امداد کا مسودہ قانون امریکی کانگریس میں پیش کر دیا جائے گا ۔ اس وقت سینٹ کی تعلقات خارجہ کمیٹی اور ایران نمائندگان کی تعلقات خارجہ کمیٹی دونوں کو دنیا کے مختلف ملکوں کی تازہ ترین سیاسی صورت حال سے آگاہ کر دیا جائیگا ؛

آج کا دن

— ۷ فروری ۱۹۵۶ء —

آج کے دن ۱۹۵۱ء میں عالمی مسلم کانفرنس کراچی میں شمولیت کے لئے انڈونیشیا سنگاپور ۔ ملایا ۔ تھائی لینڈ اور الجیریا کے لیڈر کراچی پہونچے تھے ۔

آج کے دن ۱۹۵۰ء میں مسئلہ کشمیر کے متعلق کینیڈا کے نمائندے نے اپنی رپورٹ پیش کی تھی ۔ جس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ استصواب رائے سے پیشتر پاکستان اور بھارت دونوں کی فوجیں کشمیر سے بلالی جائیں ؛

آج کے دن ۱۹۵۳ء میں پاکستان اور انڈونیشیا میں ایک اہم تجارتی معاہدے پر دستخط ہوئے تھے ۔

آج کے دن ۱۹۴۱ء میں اتحادی فوج نے بن غازی پر قبضہ کیا تھا

آج کے دن ۱۹۴۲ء میں جاپانی فوجیں سنگاپور کے جزیرے پر اتری تھیں ۔

طلوع آفتاب و غروب آفتاب

لاہور ۷ فروری ۔ آج صبح ۶ بجکر پچاس منٹ پر سورج طلوع ہوا ۔ شام کو ۵ بجکر ۴۴ منٹ پر غروب ہوگا ۔ موسمی محکمہ کی اطلاع کے مطابق مطلع صاف رہے گا ۔ رات کو درجہ حرارت میں کمی ہو جائے گی ؛

معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا کا ادارہ کشمیر کے متعلق روسی لیڈروں کے بیانات پر بھی غور کریگا؟

اس ادارہ کا مقصد جارحانہ کارروائی کے خلاف دفاعی قوت کو مضبوط کرنا ہے ۔

(وزارت خارجہ کا ترجمان)

کراچی ۷ فروری ۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے معاہدۂ جنوب مشرقی ایشیا کے ادارہ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ یہ ادارہ مسئلہ کشمیر کے متعلق روسی لیڈروں کے جانبدارانہ رویہ پر بھی غور کرے گا ۔ ترجمان نے کہا اس ادارہ کا مقصد جارحانہ کارروائیوں کے خلاف اپنی دفاعی قوت کو مضبوط کرنا ہے ۔ اس کے آئندہ اجلاس کے ایجنڈے کے لئے پاکستان نے اپنی تجاویز بھیجدی ہیں ۔ یہ ایجنڈا ان دنوں بنکاک میں زیر غور ہے ۔ کشمیر کے متعلق روسی لیڈروں کے جانبدارانہ رویہ کے سلسلہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ۔ معاہدۂ جنوب مشرقی ایشیا کا ادارہ اپنے اجلاس میں ان تمام معاملات پر غور کرے گا ۔ جو براہ راست یا بالواسطہ اس ادارہ کے رکن ممالک پر اثر انداز ہو سکتے ہیں اور مسئلہ کشمیر کے متعلق روسی لیڈروں کے بیانات بھی یقیناً ان معاملات میں شامل ہیں ؛

مشرقی پاکستان کے ذخیرہ اندوزوں کو سخت سزائیں دی جائینگی

ڈھاکہ ۷ فروری ۔ مشرقی پاکستان کے وزیر خوراک مسٹر غیاث الدین احمد نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ صوبہ میں غذائی صورت حال پر تشویش کا اظہار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ۔ صوبہ میں چاولوں کا کافی ذخیرہ موجود ہے ۔ ذخیرہ اندوزی کی ناجائز کارروائیوں کو روکنے کے لئے راشن بندی کا نفاذ کیا جا رہا ہے ۔ حکومت اس امر کا تہیہ کر چکی ہے ۔ کہ وہ ناجائز منافع حاصل کرنے اور افواہیں پھیلانے والوں کو سخت سزائیں دے گی ۔ سردست صوبہ کے ۱۶ شہروں میں راشن بندی کا انتظام عمل میں لایا جا رہا ہے ۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو دیگر علاقوں میں بھی اسے وسیع کیا جا سکتا ہے ۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا حکومت صوبہ کے اندرونی علاقوں سے چاول خریدنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ؛

سوڈان اقوام متحدہ کا رکن بن جائیگا

واشنگٹن ۷ فروری ۔ کل سلامتی کونسل نے اتفاق رائے سے سوڈان کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کا فیصلہ کیا ۔ اب یہ مسئلہ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش ہوگا ۔ اور رائے شماری کے ذریعہ وہاں قطعی فیصلہ کیا جائے گا

اساتذہ سے ریل کا رعایتی کرایہ

کراچی ۷ فروری ۔ محکمہ ریلوے نے تسلیم شدہ سکولوں کے اساتذہ سے رعایتی کرایہ وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ بشرطیکہ چار یا اس سے زیادہ اساتذہ تعلیمی مقاصد کے لئے سفر کریں ۔ یہ رعایت ان اہم تاریخی جغرافیائی اور ثقافتی مقامات کے سفر کے لئے دی جائے گی جو ریل کے راستے پر واقع ہوں ۔

دو سو ٹن کیمیاوی کھاد لاہور پہنچ گئی

لاہور ۶ فروری ۔ دو سو ٹن کیمیاوی کھاد کی ایک اور کھیپ آج امریکہ سے لاہور پہنچ گئی ہے یہ کھاد کاشتکاروں کو ۲ روپے ۵ فی من کے حساب سے دی جائے گی ؛

کینیڈین ہائی کمشنر ڈھاکہ میں

ڈھاکہ ۶ فروری ۔ کینیڈا کے ہائی کمشنر متعینہ پاکستان مسٹر ایس مورلے رکاٹ نے یہاں مشرقی پاکستان کے وزیر زراعت سے ملاقات کی ۔ انہوں نے ملاقات کے دوران صوبہ میں زراعتی ترقی فنی سامان اور دوسری امداد (جو کینیڈا کولمبو منصوبہ کے تحت پاکستان کو دے سکتا ہے) کے سلسلہ میں بات چیت کی ؛

مشرقی پاکستان میں چاولوں کی قیمت میں اضافہ

باریسال ۶ فروری ۔ باریسال کے ضلع میں چاولوں کی قیمت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے ۔ اوسط درجہ کے چاول بائیس روپے چار آنے فی من کے حساب سے فروخت ہو رہے ہیں جبکہ گزشتہ پندرھواڑے میں ان کی قیمت فی من ساڑھے سولہ روپے سے زائد نہ تھی ۔ گزشتہ سال اس وقت چاول کی قیمت ساڑھے گیارہ روپے فی من کے قریب تھی ۔ بوگرہ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ یہاں بھی چاول کی قیمتیں ساڑھے انیس روپے فی من تک پہونچ گئی ہے ۔ اور اس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے ۔

— بمبئی ۶ فروری ۔ پرجا سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے مغربی بنگال اور بہار کے ادغام کی حمایت کی ہے ؛

اسیڈ یٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

خطبہ جمعہ

خدمت اسلام کے لئے آگے آؤ تا تمہیں بھی اسلام کی ترقی کا وہ دن دیکھنا نصیب ہو

جب ملکوں کے ملک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہونگے

اگر تم خدا تعالے کے حضور گر جاؤ اور قربانیوں کے معیار کو بڑھا لو تو وہ دن قریب سے قریب تر آجائے گا (انشاء اللہ)

میری صحت کے لئے پھر خصوصیت سے دعائیں کرو۔ تا اللہ تعالیٰ بیماری کا بقیہ حصہ بھی اپنے فضل سے دور فرمائے۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

— فرمودہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ —

—— مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی ——

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جب میں کراچی سے یہاں پہنچا تھا۔ تو چند دن تک تو آرام رہا۔ لیکن اس کے بعد پھر تکلیف شروع ہوگئی۔ اور یہ تکلیف شدید قسم کی تھی۔ مگر جماعت کے

دوستوں کی دعاؤں سے

اور ان کی گریہ وزاری کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ بعض دن ایسے گزرے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بعض ہفتے ایسے گزرے کہ جن میں یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ طبیعت بالکل ساکن اور مطمئن ہے۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ آیا۔ چونکہ یہ جلسہ سالانہ بیماری کے حملہ کے بعد پہلا جلسہ تھا۔ اس لئے محض اس خیال سے کہ اس موقعہ پر احباب کے سامنے مجھے تقریریں کرنی پڑیں گی۔ اور اسکے ساتھ ساتھ دوستوں سے ملاقاتیں بھی کرنی پڑیں گی۔ طبیعت پر ایک بوجھ سا محسوس ہوا۔ اور کچھ گھبراہٹ بھی پیدا ہوگئی۔ اور گھبراہٹ سے ہی ڈاکٹروں نے منع کیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تقریروں اور ملاقاتوں کی وجہ سے طبیعت میں کسی قدر بے اطمینانی پیدا ہوئی۔ لیکن جلسہ سالانہ کے دن خیر و عافیت سے گزر گئے۔ ایک یا دو دن تکلیف رہی۔ اس کے بعد طبیعت میں سکون اور اطمینان پیدا ہوگیا۔

پھر ہم لاہور گئے

لاہور سے آنے کے بعد

ایک یا دو دن تکلیف رہی۔ اس کے بعد جلد ہی طبیعت میں اطمینان اور سکون پیدا ہوگیا۔ اور چھ سات دن تو میں نے نہایت آرام سے گزارے۔ مگر پرسوں طبیعت دوبارہ نہایت خطرناک طور پر خراب ہوگئی۔ بعض اوقات تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ ساری بیماری کے دوران میں اس قدر شدید حملہ کبھی نہیں ہوا۔ نسیان کی اتنی حد ہوگئی۔ کہ نہایت ہی قریب کی نمایاں چیز بھی مجھے بھول جاتی تھی۔ پہلے بھی نماز میں نسیان ہوتا تھا۔ مگر بعد میں خدا تعالیٰ نے فضل کر دیا تھا۔ اور وہ دور ہونا شروع ہوگیا تھا۔ مگر ان دنوں تو یہ حالت ہوگئی۔ کہ بارہا مجھے گھر والے بتاتے کہ آپ نے فلاں بات کہی تھی۔ یا آپ نے فلاں دوائی پی تھی تو میں اس کا انکار کر دیتا اور کہتا یہ بالکل غلط بات ہے۔ میں نے یہ بات ہرگز نہیں کہی۔ یا میں نے فلاں دوائی نہیں پی۔ لیکن بعد میں گواہوں کی شہادت کی وجہ سے مجھے ماننا پڑتا کہ مجھے ہی بات بھول گئی تھی۔

میں دوستوں سے پھر کہتا ہوں

کہ وہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میری بیماری کے بقیہ حصہ کو بھی دور فرمائے۔ اور طبیعت میں سکون اور اطمینان پیدا کرے۔ کیونکہ وہی زندگی کار آمد ہو سکتی ہے۔ جس میں انسان عمدگی سے کام کر سکے۔ اگر انسان اچھی طرح سے کام نہ کر سکے۔ اسے اطمینان قلب نصیب نہ ہو۔ اس کے دل پر خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی بارش نہ ہوتی رہے۔ تو اس کی زندگی ایک قسم کا عذاب بن جاتی ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ

تکلیف میں کسی قدر افاقہ

ہے۔ میری اس تکلیف کی یہ وجہ معلوم ہوئی ہے کہ میری انتڑیوں میں خرابی پیدا ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے قبض ہوگئی۔ اور قبض بھی ایسی کہ میں نے دن میں دو دفعہ یعنی صبح اور شام جلاب لیا۔ لیکن پھر بھی اجابت نہ ہوئی۔ کل "کیلومل" لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ کہ آج صبح اجابت ہوگئی ہے اس لئے آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ گو اتنی بہتر نہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ کچھ عرصہ قبل ہوگئی تھی۔ اس وقت تو دماغ بالکل ساکن ہو جاتا تھا۔ اور طبیعت مطمئن ہو جاتی تھی۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ بیماری ہے ہی نہیں۔ سوائے اس کے کہ پاؤں اور ہاتھ میں کسی قدر کھچاوٹ محسوس ہوتی تھی لیکن اتنی کھچاوٹ کچھ زیادہ تکلیف دہ معلوم نہیں ہوتی۔ آخر تندرستی کی حالت میں بھی انسان بیٹھے بیٹھے تھک جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ساتھ دماغ کی پریشانی بھی ہو۔ تو وہ بیماری خطرناک نظر آنے لگ جاتی ہے۔ پس آج طبیعت میں نسبتاً سکون ہے۔ گو اس حد تک سکون نہیں جیسے کچھ عرصہ پہلے پیدا ہوگیا تھا۔

آج میں مختصر طور پر جماعت کو اس امر کی طرف

توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ دو دن ہوئے میرے ایک عزیز نے مجھ سے بیان کیا کہ سندھ کے بعض احمدیوں کو ریل میں سفر کرتے ہوئے بعض آدمی ملے جنہوں نے ان پر متعدد سوالات کئے۔ جن کی وجہ سے احمدی دوستوں کو وہم ہوا کہ وہ سی۔ آئی۔ ڈی کے آدمی ہیں۔ مگر میرے خیال میں یہ صرف وہم ہی ہے۔ کیونکہ سی۔ آئی۔ ڈی کے آدمیوں کے ماتھے پر تو سی۔ آئی۔ ڈی کے الفاظ نہیں لکھے ہوتے۔ لیکن جب کوئی شخص عجیب قسم کے سوالات کرتا ہے۔ تو لوگ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ یہ سی۔ آئی۔ ڈی سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ بہتر ہوتا ہے کہ مرکز کو اطلاع کر دی جائے۔ کیونکہ چاہے وہم ہی ہو۔ لیکن اسے مرکز کو اطلاع دے دینا نہایت اہم چیز ہے۔ لیکن جس واقعہ کے متعلق میرے اس عزیز نے مجھ سے ذکر کیا ہے۔ اسکے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ

محض وہم ہے

کیونکہ مثلاً اگر ایک شخص کسی احمدی دوست سے یہ سوال کرتا ہے۔ کہ تمہاری جماعت کی آمد کتنی ہے۔ جماعت کا چندہ کس قدر ہوتا ہے۔ جماعت کی تعداد کیا ہے۔ اور وہ کہاں کہاں ہے۔ امریکہ سے تمہیں کس قدر مدد ملتی ہے۔ مودودیوں کے ساتھ تمہارے کیا تعلقات ہیں۔ احرار سے تمہارا کیا تعلق ہے۔ تو یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ ان کے لئے گورنمنٹ کو کسی سی آئی ڈی کے مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اسے ان باتوں کا پہلے سے ہی علم ہے۔ اگر ہمیں امریکہ سے مدد آئے گی۔ تو وہ منی آرڈر یا بنک کے ذریعہ سے ہی آئے گی۔ اور ڈاک کا محکمہ تو گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ پھر اسے اس کے لئے سی۔ آئی۔ ڈی مقرر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ہماری جو جماعت پھیلی ہوئی ہے

اس کا گورنمنٹ کو علم ہی ہے۔ پھر اسے یہ بھی پتہ ہے۔ کہ جماعت کے کام چلتے ہیں۔ مثلاً زنانہ کالج ہے۔ مردانہ کالج ہے۔ دینیات کالج ہے۔ دینیات کا مدرسہ ہے۔ لڑکوں کا سکول ہے لڑکیوں کا سکول ہے۔ اتنے تعلیمی ادارے کوڑیوں پر نہیں چلتے۔ بلکہ لاکھوں روپے کے خرچ سے چلتے ہیں۔ آخر جماعت کی تعداد لاکھوں کی ہے۔ تبھی اتنے کالج اور سکول چل رہے ہیں۔ گورنمنٹ اس امر سے ناواقف نہیں ہوسکتی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت پاکستان کے ہر حصہ میں موجود ہے۔ کراچی میں بھی جماعت موجود ہے۔ سابق سندھ کے مختلف شہروں میں بھی جماعت موجود ہے۔ سابق بلوچستان کے مختلف شہروں میں بھی جماعت موجود ہے۔ پشاور ڈویژن میں بھی جماعت موجود ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خاں کے ڈویژن میں بھی جماعت موجود ہے۔ ہزارہ کے علاقہ میں بھی جماعت موجود ہے۔

لاہور۔ ملتان اور راولپنڈی

کی کمشنریوں میں بھی جماعت پائی جاتی ہے۔ پھر بعض شہروں میں اتنی بڑی اور مضبوط جماعت ہے۔ کہ اس کا سالانہ چندہ لاکھ روپیہ سالانہ سے بھی اوپر ہے۔ پھر مشرقی پاکستان میں بھی جماعت ہے۔ ہندوستان میں بھی جماعت ہے۔ انڈونیشیا میں بھی جماعت ہے۔ امریکہ میں بھی جماعت ہے۔ اگر اتنی بڑی تعداد میں جماعت موجود ہے۔ اور وہ سمجھتی ہے۔ کہ یہ اس کا دینی کام ہے۔ اور وہ اس کے لئے چندے دیتے ہیں۔ تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ کہ روپیہ کہاں سے آتا ہے۔

امریکہ کی جماعت

کے متعلق مجھے وہاں کے مبلغ خلیل احمدؐ صاحب ناصر نے بتایا تھا۔ کہ اس کا سالانہ چندہ ۴۰ ہزار ڈالر یعنی دو لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گیا ہے۔ میں نے چودھری غلام یٰسین صاحب سے جو امریکہ میں عرصہ تک بطور مبلغ کام کرچکے ہیں۔ اس بات کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ خلیل احمدؐ صاحب ناصر کو غلطی لگی ہے۔ امریکہ کی جماعت کا چندہ دس ہزار ڈالر کے قریب ہے۔ چالیس ہزار ڈالر نہیں۔ میں نے خلیل احمدؐ صاحب ناصر کو لکھا۔ کہ آپ تو کہتے تھے۔ کہ جماعت امریکہ کا سالانہ چندہ چالیس ہزار ڈالر ہے۔ لیکن آپ کا ایک نائب کہتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہیں۔ جماعت امریکہ کا چندہ چالیس ہزار ڈالر نہیں بلکہ دس ہزار ڈالر سالانہ ہے۔ اس پر خلیل احمدؐ صاحب ناصر نے تحریر کیا۔ کہ میں نے جو کچھ کہا تھا۔ وہی درست ہے۔ اور رجسٹروں میں جو چندہ کا حساب درج ہے۔ یہ رقم اس کے مطابق ہے۔ میرے نائب کو غلطی لگی ہے۔ در اصل بات یہ ہے۔ کہ انہوں نے صرف چندہ کے اس حصہ کا اندازہ لگایا ہے۔ جو مرکز کے زیر انتظام خرچ ہوتا ہے۔ حالانکہ یہاں چندہ کئی مدات میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس میں سے کچھ تو لوکل چندہ ہوتا ہے۔ جس سے ہم تبلیغی جلسوں اور دوسرے اجتماعوں کے لئے ہال کرایہ پر لیتے ہیں۔ اور مقامی تبلیغ پر خرچ کرتے ہیں۔ کچھ حصہ چندہ کا مساجد پر خرچ ہوتا ہے۔ پھر چندہ کا کچھ حصہ امریکہ کی مرکزی انجمنوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اور کچھ حصہ تابع مرضی مرکز ہوتا ہے۔ غرض انہوں نے لکھا۔ کہ امریکہ کی جماعت کا چندہ یقیناً چالیس ہزار ڈالر سالانہ ہے۔ میں نے رجسٹروں سے چیک کرلیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔

پھر ان لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ایسی ہمت دی ہے۔ کہ کل ہی مجھے

امریکہ سے ایک نوجوان کا خط آیا

وہ ان دنوں وہاں کسی کالج میں تعلیم حاصل کررہا ہے۔ اس نوجوان نے تحریر کیا ہے۔ کہ میں نے سنا ہے۔ آپ امریکہ سے دو مبلغ واپس بلا رہے ہیں۔ اور یہ بہت افسوسناک امر ہے۔ ہمارے ہاں تو دو سو مبلغ بھی ہوں۔ تو وہ کافی نہیں۔ کیونکہ امریکہ اتنا وسیع ملک ہے۔ کہ چار پانچ ہزار میل کی لمبائی میں پھیلا ہوا ہے۔ اور ہندوستان سے قریباً دگنا ہے۔ اتنے بڑے ملک میں آپ نے صرف آٹھ مبلغ بھیجے ہیں۔ بھلا ان آٹھ مبلغوں سے یہاں کیا بنتا ہے۔ یہاں تو کم سے کم دو سو مبلغ ہوں۔ تب کہیں جا کر سارے ملک میں

اسلام اور احمدیت کی آواز

پہنچ سکتی ہے۔ پس آپ کو تو یہاں دو سو مبلغ بھیجنا چاہیئے۔ لیکن میں نے سنا ہے۔ کہ آپ ان آٹھ مبلغین میں سے بھی دو کو واپس بلا رہے ہیں۔ پھر اس نوجوان نے لکھا ہے۔ کہ میں مانتا ہوں۔ کہ جماعت پر اخراجات کا بوجھ ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ ہم مبلغین کی تعداد کو کم کریں۔ ہمیں ان اخراجات کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ پھر وہ لکھتا ہے۔ کہ آپ ہمارے ملک کا قیاس پاکستان پر نہ کریں۔ کیونکہ ہمارے

ملک کی اقتصادی حالت

اتنی ترقی یافتہ ہے۔ کہ مجھے ذاتی طور پر پتہ ہے۔ کہ یہاں بعض افراد نے ۵۰۰ ڈالر کے ساتھ کام شروع کیا۔ اور آج ان کی آمد دس ہزار ڈالر سالانہ ہے۔ ۵۰۰ ڈالر کے یہ معنے ہیں۔ کہ انہوں نے ۲۵۰۰ روپیہ سے کوئی تجارت یا صنعت شروع کی تھی۔ اور آج ان کی سالانہ آمد پچاس ہزار روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی ہے۔ اس نوجوان نے مزید لکھا۔ کہ آپ ہمیں منظم کریں۔ اور ہمیں کاموں پر لگائیں جب ہماری آمدنیں بڑھیں گی۔ تو چندے آپ ہی آپ بڑھیں گے۔ چنانچہ وہاں اسی قسم کی کوشش جاری ہے۔ کہ جماعت کو منظم کرکے ان کی آمد کو بڑھایا جائے۔ اور انشاء اللہ یہ بات بعید نہیں۔ کہ چند سالوں میں امریکن جماعتوں کے چندے پاکستان کے چندوں سے بھی بڑھ جائیں گے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ وہ ایسی تدبیریں کررہا ہے۔ کہ جن کے نتیجہ میں امریکہ جیسے مالدار ملک میں لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ ہورہی ہے۔ پاکستانیوں کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہیئے۔ کہ جس ملک کے آگے انہیں مدد کے لئے ہاتھ پھیلانا پڑ رہا ہے۔ وہ ملک مدد لینے کے لئے ہماری طرف اپنا ہاتھ پھیلا رہا ہے۔ جس ملک کے لوگ عیسائیت پھیلا رہے ہیں۔ اس میں اب ہمارے ذریعہ ایسے لوگ کھڑے ہوگئے ہیں۔ جو اسلام کی اشاعت کے لئے بیتاب ہیں۔ اور یہ

بڑی خوشی کی بات ہے

اس کے متعلق فکر کرنے کی ضرورت نہیں جہاں تک گورنمنٹ کی مدد کا سوال ہے۔ اخبارات میں پاکستان کے بعض وزراء کی تقریریں چھپی ہیں۔ کہ حکومت امریکہ نے حکومت پاکستان کو اتنی مدد دی ہے۔ ہمیں مدد دینے کے متعلق تو نہ کبھی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ اور نہ گورنمنٹ کے رسل و رسائل کے ذرائع نے کبھی اعلان کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اس قدر مدد احمدیوں کو دی ہے۔ لیکن جہاں تک پاکستان کو مدد ملنے کا سوال ہے۔ اس کے متعلق خود پاکستان کے وزراء نے اعلانات کئے ہیں۔ جو اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں۔ بلکہ گورنر جنرل نے بھی کہا ہے۔ کہ حکومت امریکہ نے حکومت پاکستان کو اس قدر مدد دی ہے۔

پس جہاں تک

گورنمنٹ امریکہ کا تعلق ہے

وہ ہم سے ایسی ہی جدا ہے۔ جیسے دوسرے ممالک کی غیر مسلم حکومتیں جدا ہیں۔ اور جہاں تک امریکن لوگوں کا سوال ہے۔ ان کی اکثریت اب بھی عیسائی ہے۔ مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان میں ایک ایسی جماعت پیدا ہوچکی ہے۔ جو اسلام لے آئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس کے اندر اسلام کی خدمت کا بڑا جوش پایا جاتا ہے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ترقی کرتے کرتے جب اس کی تعداد ایک خاص حد تک پہنچ جائے گی۔ تو ہزاروں اور لاکھوں ڈالر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کا چندہ اربوں تک پہنچ جائے گا۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے۔ امریکہ کے انچارج مبلغ خلیل احمدؐ صاحب ناصر نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ کہ ہماری جماعت کا چندہ

چالیس ہزار ڈالر سالانہ

تک پہنچ گیا ہے۔ یہ رقم بہت بڑی ہے۔ لیکن ہم اسے کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہم تو امید رکھتے ہیں۔ کہ وہاں کے مبلغ ہمیں یہ اطلاع دیں گے۔ کہ امریکہ کی جماعت کا چندہ چالیس ہزار ڈالر سالانہ نہیں۔ چالیس لاکھ ڈالر سالانہ نہیں۔ چالیس کروڑ ڈالر سالانہ نہیں۔ چالیس ارب ڈالر سالانہ نہیں۔ بلکہ چالیس کھرب ڈالر سالانہ ہے۔ یعنی پاکستان کی موجودہ سالانہ آمد سے بھی دس ہزار گنا زیادہ ہے۔ اس وقت ہم سمجھیں گے۔ کہ امریکہ آج اسلام کے قریب ہوا ہے۔ جب امریکہ

اپنا کلیجہ نکال کر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کردے گا۔ تب ہم سمجھیں گے کہ امریکہ آج اسلام لایا ہے۔ تھوڑے بہت روپے کو ہم کچھ نہیں سمجھتے۔ چالیس ہزار ڈالر کیا ہے۔ امریکہ کے لحاظ سے تو یہ اس کے ہاتھ کی میل ہے۔ بلکہ اس کے ہاتھ کی میل بھی نہیں جس دن امریکہ اربوں ارب روپیہ بطور چندہ

اسلام کی اشاعت کے لئے

دے گا۔ جس دن امریکہ میں لاکھوں مسجدیں بن جائیں گی۔ جس دن امریکہ میں لاکھوں مناروں پر اذان دی جائے گی۔ جس دن امریکہ میں لاکھوں امام مساجد میں پانچ وقت نماز پڑھایا کریں گے۔ اس دن ہم سمجھیں گے۔ کہ آج امریکہ اپنی جگہ سے ہلا ہے۔

پس

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ اگر ان پر کوئی شخص اس قسم کا سوال کرے۔ تو وہ اسے ہنس کر یہ جواب دیا کریں۔ کہ میاں تم کون ہو پوچھنے والے۔ یہ تو ایسی بات ہے۔ جس کا گورنمنٹ کو بھی علم ہے۔ سارے منی آرڈر اسی کی معرفت آتے ہیں۔ اور بینکوں پر اس کا تسلط ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں کوئی دھوکا لگ گیا ہے۔ یا تم سے کسی افسر نے مذاق کیا ہے۔ کہ احمدیوں کو امریکہ سے امداد ملتی ہے۔ ورنہ اسے کیا ضرورت تھی۔ کہ وہ یہ بات تمہارے ذریعہ دریافت کرتا۔ وہ تو بڑی آسانی سے ڈاکخانوں سے اس بات کے متعلق معلومات حاصل کرسکتا تھا۔ بینکوں سے اس کا علم لے سکتا تھا۔ بھلا گورنمنٹ سے یہ باتیں چھپ سکتی ہیں۔ ڈاک کا محکمہ گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ اس لئے ڈاکخانوں کی معرفت جو روپیہ ملتا ہے گورنمنٹ

کے افسران کو اس کا علم ہوتا ہے۔ ہاں بعض اوقات گورنمنٹیں مصلحتاً کہہ دیا کرتی ہیں۔ کہ ہمیں فلاں بات کے متعلق پتہ نہیں۔ حالانکہ انہیں اس کا علم ہوتا ہے۔

پس ایسی باتیں بعض لوگ

برسبیل تذکرہ

کر دیا کرتے ہیں۔ اسلئے یہ خیال کر لینا۔ کہ ایسی باتیں کرنے والا ضرور گورنمنٹ کا جاسوس ہے فضول بات ہے۔ اگر کوئی شخص اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔ تو مومن کو چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ وہ وہم کرے کہ وہ گورنمنٹ کا آدمی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے استغفار کرے ہاں اگر وہ مرکز کو خبر دے دیتا ہے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ دراصل یہ باتیں ایسی ہیں کہ ان کے لئے گورنمنٹ کو سی۔ آئی۔ ڈی مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی کو کسی بیرونی ملک کی معرفت روپیہ آتا ہے۔ تو حکومت کو اس کا علم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ روپیہ اسی کے محکمہ کے ذریعہ آتا ہے۔

پھر

یہ بات بھی قابل غور ہے

کہ اسوقت دنیا کی سب سے زیادہ عقلمند قوم امریکہ ہے۔ اور اس کا حکومتی مذہب عیسائیت ہے۔ اب وہ کون پاگل حکومت ہو گی۔ جو اپنے مذہب کے خلاف دوسروں کو روپیہ دے۔ ہم تو حکومت امریکہ کے مذہب عیسائیت کے خلاف لڑتے ہیں۔ اور ان کے عقائد کو باطل قرار دیتے ہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود نے کہا۔ کہ تمہیں "بعل" سکھاتا ہے۔ (بعل ایک بت کا نام تھا۔ جس سے یہودی لوگ عقیدت رکھتے تھے) تو مسیح علیہ السلام نے جواب دیا۔ کہ اے نادانو! میں تو بعل کے خلاف تعلیم دیتا ہوں۔ پھر وہ مجھے اپنے خلاف باتیں کیوں سکھاتا ہے۔ کیا کوئی دوسرے کو اپنے مذہب کے خلاف باتیں سکھاتا ہے پھر تم میرے متعلق یہ خیال کیسے کر سکتے ہو کہ بعل مجھے سکھاتا ہے۔ جبکہ میں اسکے خلاف تعلیم دیتا ہوں۔ اب دیکھو

یہ کتنی موٹی دلیل ہے

اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں۔ مگر کیا امریکہ کی عقل ماری گئی ہے۔ کہ وہ ہمیں روپیہ دے حالانکہ ہم اس کے مذہب کے خلاف تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب ہم اس کے مذہب کو توڑ کے رکھ دیں گے۔ وہ دن دور نہیں جب احمدیت کے ذریعہ امریکہ میں عیسائیت پاش پاش ہو جائے گی۔ اور اسلام قائم ہو جائے گا۔ وہ دن دور نہیں جب مسیح کو امریکہ کے تخت سے اتار دیا جائے گا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تخت پر بٹھا دیا جائے گا۔ جب وہ زمانہ آجائے گا۔ تو حکومت امریکہ بے شک ہمیں امداد دے گی۔ اور نہ صرف ہمیں حکومت امریکہ امداد دے گی۔ بلکہ وہ ہمارے آگے ہاتھ جوڑے گی کہ

خدا کے لئے ہم سے مدد لو

اور ہمیں ثواب سے محروم نہ رکھو۔ مگر آج وہ ہمیں مدد نہیں دے سکتی۔ کیونکہ آج اسے نظر آرہا ہے۔ کہ ہم اس کے مذہب کے خلاف تقریریں کرتے ہیں اور کتابیں لکھتے ہیں۔ بے شک انفرادی طور پر بعض اچھے افراد بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً امریکہ کے بعض آدمیوں نے ہماری کتب پر ریویو لکھے ہیں۔ اور وہ بہت زبردست ہیں لیکن یہ سب انفرادی مثالیں ہیں۔ حکومت تو مجموعہ افراد کا نام ہوتا ہے۔ اور مجموعہ افراد میں اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ اور جب اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ تو وہ ہماری مدد کیوں کریں گے وہ جب بھی کریں گے۔ مخالفت ہی کریں گے ہاں جس دن ان پر

اسلام کی حقانیت

واضح ہو جائے گی۔ اس دن وہ اسلام کی تائید کریں گے۔ اور تائید بھی چوری چھپے نہیں کریں گے۔ بلکہ گھٹنوں کے بل گر اور ہاتھ جوڑ کر درخواستیں کریں گے۔ کہ ان سے اسلام کی اشاعت کے لئے امداد قبول کر لی جائے اور اس طرح ان کو ثواب میں شریک کر لیا جائے اس دن یہ سوال نہیں ہو گا کہ کوئی حکومت تحقیقات کرے۔ کہ کون کس کو مدد دیتا ہے بلکہ اس دن وہ احسانات پر فخر کریں گے کہ

اسلام ہمارا مذہب ہے

اور یہ لوگ ہمارے ہم مذہب ہیں۔ ہم انہیں مالی امداد دے کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور جب وہ دن آجائے گا۔ تو سارے مسلمان کیا حنفی کیا وہابی کیا شافعی کیا شیعہ اور کیا سنی خوش ہوں گے۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں وہ دن آگیا۔ تو مودودی بھی خوش ہوں گے۔ اور کہیں گے کہ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ آج امریکہ بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ یہ لوگ اسی وقت تک ہی ناراض ہیں۔ جب تک ظاہری شان و شوکت غیر کے ہاتھ ہے۔ جب ظاہری شان و شوکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہو گی۔ تو اس دن کمزور دل لوگ بھی جو آج تبلیغ اسلام کی مخالفت کرتے ہیں احسانات پہ فخر کریں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے سب لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دیا ہے۔ گو اس دن کے آنے میں ابھی دیر ہے۔ مگر تم لوگوں کی قربانیوں ہی کی دیر ہے تم لوگوں کی اصلاح کی ہی دیر ہے۔

اگر تم خدا تعالےٰ کے حضور گر جاؤ

اس کے آگے رو رو کر دعائیں کرو۔ اور اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھا دو۔ تو وہ دن قریب تر آجائے گا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ امریکہ سے ایک نوجوان نے مجھے لکھا ہے۔ کہ اگر آپ دو سو مبلغ بھیج دیں تو ہمارے ملک میں اسلام کی گونج پیدا ہو جائے گی۔ وہ لکھتا ہے کہ امریکہ اتنا وسیع ملک ہے کہ ایک ایک شہر دوسرے شہر سے ہزار ہزار دو دو ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ پس تم قربانیاں کرو۔ تا وہ دن قریب آجائے۔ جب عیسائیت پاش پاش ہو جائے۔ اور اسلام کا جھنڈا ہر جگہ گاڑ دیا جائے۔ میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ دیکھو کہ اس وقت امریکہ میں جس مبلغ کے ذریعہ گورہ قوم میں اسلام پھیلنا شروع ہوا ہے۔ وہ صرف میٹرک پاس ہے۔ وہ گریجوایٹ بھی نہیں وہ شاہد بھی نہیں۔ بلکہ وہ ایف اے بھی نہیں وہ میٹرک پاس کر کے ہمارے پاس آگیا اس نے دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کی ہمیں اس وقت ایسے آدمیوں کی ضرورت تھی جنہیں تبلیغ کے لئے باہر بھجوایا جائے۔ چنانچہ ہم نے اسے امریکہ بھیج دیا۔ اگر تم بھی

اپنی زندگیوں کو سنوار لو

اور انہیں کھیل کود میں ضائع نہ کرو۔ تو تم بھی اس جیسا کام کر سکتے ہو۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کام کر سکتے ہو۔ آج ہی مجھ سے کسی نے ذکر کیا ہے۔ کہ آج نصف ربوہ کرکٹ کا میچ دیکھنے لاہور گیا ہے۔ میں کھیلوں کا مخالف نہیں ہوں۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں کو کھیلوں میں حصہ لینا چاہیئے تا ان کی صحت اچھی رہے۔ لیکن محض کھیلوں میں ساری زندگی گزار دینا درست نہیں۔ ہم بھی بچپن میں مختلف کھیلیں کھیلا کرتے تھے میں عموماً فٹ بال کھیلا کرتا تھا۔ جب قادیان میں بعض ایسے لوگ آگئے۔ جو کرکٹ کے کھلاڑی تھے۔ تو انہوں نے ایک کرکٹ ٹیم تیار کی۔ ایک دن وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ جاؤ حضرت صاحب سے عرض کرو کہ وہ بھی کھیلنے کے لئے تشریف لائیں۔ چنانچہ میں اندر گیا۔ آپ اس وقت ایک کتاب لکھ رہے تھے۔ جب میں نے اپنا مقصد بیان کیا۔ تو آپ نے قلم نیچے رکھدی اور فرمایا۔ تمہارا گیند تو گراؤنڈ سے باہر نہیں جائے گا لیکن میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں۔ جس کا گیند

دُنیا کے کناروں تک

جائے گا۔ اب دیکھ لو۔ کیا آپ کا گیند دنیا کے کناروں تک پہنچا ہے یا نہیں۔ اس وقت امریکہ ہالینڈ، انگلینڈ، سوئٹزرلینڈ، مڈل ایسٹ، افریقہ انڈونیشیا اور دوسرے کئی ممالک میں آپ کے ماننے والے موجود ہیں۔ فلپائن کی حکومت ہمیں مبلغ بھیجنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ لیکن پچھلے دنوں وہاں سے برابر بیعتیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ ابھی تین چار دن ہوئے ہیں۔

فلپائن سے ایک شخص کا خط

آیا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ میری بیعت کا خط ہی سمجھیں اور مجھے مزید لٹریچر بھجوائیں مجھے جس مقام کے متعلق بھی علم ہوتا ہے کہ وہاں کوئی اسلام کی خدمت کرنے والا ہے۔ میں وہاں خط لکھدیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ میں نے انجمن اشاعت اسلام لاہور کو بھی ایک خط لکھا ہے۔ میں نے مسجد لنڈن کے پتہ پر بھی ایک خط لکھا ہے۔ میں نے واشنگٹن امریکہ کے پتہ پر بھی ایک خط لکھا ہے۔

اَب دیکھ لو

فلپائن میں ہمارا کوئی مبلغ نہیں گیا۔ لیکن لوگوں میں آپ ہی آپ احمدیت کی طرف رغبت پیدا ہو رہی ہے۔ یہ وہی گیند ہے۔ جسے قادیان میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہٹ ماری تھی اور آج سے کوئی ۶۷ سال پہلے ہٹ ماری تھی۔ اب وہ گیند گھومتا گھومتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو الہام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ دو مشہور الہام ہیں:۔

(۱) "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(۲) "وہ (مصلح موعود) زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"

یہ دونوں الہام لازم و ملزوم ہیں۔

آپ نے ان الہاموں کے پورا کرنے میں کیا حصہ لیا ہے؟

اخبار الفضل کے مصلح موعود نمبر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے آپ بھی ان الہاموں کو زیادہ سے زیادہ واضح کر سکتے ہیں (مینیجر الفضل)

فلپائن جا پہنچا ہے۔ اور وہاں سے ایک شخص خط لکھتا ہے۔ کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں۔ کہ یہ دن

تمہارے کام کے دن ہیں

یورپ اور امریکہ اسلام کی اشاعت کے لئے مبلغ مانگ رہے ہیں۔ اگر شاہدوں پر انحصار کیا جائے۔ تو وہ شاید بیس پچیس ہوں گے۔ حالانکہ صرف امریکہ اس وقت دو سو مبلغ مانگ رہا ہے۔ مگر کل وہ دو سو مبلغ نہیں مانگے گا بلکہ دو ہزار مبلغ مانگے گا۔ پرسوں وہ دو ہزار مبلغ نہیں مانگے گا۔ بلکہ دو لاکھ مبلغ مانگے گا۔ اترسوں وہ دو لاکھ مبلغ نہیں مانگے گا۔ بلکہ دو کروڑ مبلغ مانگے گا۔ اور دو کروڑ شاہد تیار کرنے کے لئے دو سو سال چاہئیں۔ آخر تمہیں پرانے صحابہ والا طریق ہی اختیار کرنا پڑے گا۔ کہ ادھر کسی نے کلمہ پڑھا۔ اور احمدی ہؤا۔ اور ادھر وہ مبلغ بن گیا۔ حضرت ابوبکرؓ اور

حضرت عمرؓ کو دیکھ لو

وہ شاہد نہیں تھے۔ انہوں نے کلمہ ہی پڑھا تھا۔ کہ اسلام کے مبلغ ہو گئے۔ تم بھی وہی طریق اختیار کرو۔ احمدیت سمجھ آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو اردو میں ہیں۔ پڑھنی شروع کر دو۔ اگر تم انہیں غور سے پڑھو۔ تو تھوڑے دنوں میں ہی تم ایسے مبلغ بن جاؤ گے۔ کہ بڑے بڑے عالم بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ہمارے ابتدائی مبلغ جنہوں نے ہندوستان اور اس کے باہر تبلیغ کا کام کیا ہے۔ یا انہوں نے اسلام کی تائید میں کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں نے عربی زبان کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی تھی۔ لیکن پھر بھی انہوں نے بڑا کام کیا۔ مولوی محمد علی صاحب کو ہی لے لو۔ انہوں نے عربی زبان کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی تھی۔ لیکن تجربہ بتاتا ہے۔ کہ ان کی کتابوں نے بڑا اثر پیدا کیا۔ پھر خواجہ کمال الدین صاحب کو لے لو۔ انہوں نے لنڈن میں مشن قائم کیا تھا۔ حالانکہ ان لوگوں نے صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو غور سے پڑھا تھا۔ تم بھی حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کو غور سے پڑھو۔ اور پھر اپنی انگریزی کو ٹھیک کرو۔ غیر ممالک میں انگریزی بڑا کام دیتی ہے۔ پس تم اپنی انگریزی کو ٹھیک کرو۔ اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب

کو غور سے پڑھو۔ اور جو بات تمہیں متضاد نظر آئے۔ یا مشکل معلوم ہو۔ وہ علماء سے پوچھ لو۔ بس اتنی بات ہے۔ اس سے تھوڑے ہی دنوں میں تم اتنے زبردست مبلغ بن جاؤ گے۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے عالم تمہارا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ اور اس وقت تم اس قابل ہو جاؤ گے۔ کہ تمہیں امریکہ یا یورپ کے کسی ملک میں بطور مبلغ بھیج دیا جائے۔

کچھ دن ہوئے مجھے

کینیڈا سے

بھی ایک شخص کا خط آیا تھا۔ اس نے بھی تحریر کیا تھا۔ کہ یہاں کوئی مبلغ بھیجیں۔ ہمیں یہاں مبلغ کی سخت ضرورت ہے۔ پس دوسرے ممالک میں لوگوں میں اسلام کے لئے تڑپ اور جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کل ہی ایک مبلغ کا خط آیا تھا۔ کہ مجھے ایک وزیر نے جس کے سپرد امور مذہبی کا محکمہ ہے۔ لکھا ہے۔ کہ تم مجھے احمدیت کے تفصیلی حالات لکھتے رہا کرو۔ تا میں بھی احمدیت سے پوری واقفیت حاصل کر لوں۔ اور اس کے بعد خود تبلیغ کا کام کر سکوں۔ اب دیکھو آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ خود ہی اسلام کی اشاعت کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ اور

وہ دن دور نہیں

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام پورا ہو گا۔ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ بادشاہتیں تو آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہیں۔ لیکن ملک کا پریذیڈنٹ اور صدر بھی بادشاہ ہی ہوتا ہے۔ اگر روس کا صدر اور وزیر اعظم مسلمان ہو جائیں۔ تو وہ بھی بادشاہ سے اپنی حیثیت میں کم نہیں۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے اسی وقت برکت ڈھونڈیں گے۔ جب تم آپ کی کتابوں سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ۔ جب تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے۔ تو خدا تعالیٰ ایسے بادشاہ پیدا کر دے گا۔ جو آپ کے

کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

لیکن ابھی تک تو صدر انجمن احمدیہ نے یہ بھی انتظام نہیں کیا۔ کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں کو محفوظ رکھا جائے۔ آخر بادشاہ برکت ڈھونڈیں گے۔ تو کہاں سے ڈھونڈیں گے۔ صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ بعض ماہر ڈاکٹر بلاتی۔ جو اس بات پر غور کرتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑے کس طرح محفوظ رکھے جا سکتے ہیں۔ اور ان کپڑوں کو شیشوں میں بند کر کے اس طرح رکھا جاتا۔ کہ وہ کئی سو سال تک محفوظ رہتے۔ یا انہیں ایسے ممالک میں بھجوایا جاتا۔ جہاں کپڑوں کو کیڑا نہیں لگتا۔ مثلاً امریکہ ہے۔ وہاں یہ کپڑے بھیج دیئے جاتے۔ تا انہیں محفوظ رکھا جا سکتا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ان سے برکت حاصل کرتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد والدہ صاحبہؓ کی خواہش تھی۔ کہ عمر میں بڑا ہونے کی وجہ سے آپ کی الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی مجھے ملے۔ ہم تین بھائی تھے۔ اور

تین ہی انگوٹھیاں تھیں

مگر باوجود خواہش کے آپ نے قرعہ ڈالا۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ تین بار قرعہ ڈالا گیا۔ اور تینوں دفعہ ہی الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی میرے نام نکلی۔ غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی والی انگوٹھی میاں بشیر احمد صاحب کے نام نکلی۔ اور تیسری انگوٹھی جو وفات کے وقت آپ کے ہاتھ میں تھی۔ اور اس پر "مولا بس" لکھا ہؤا تھا۔ تینوں دفعہ میاں شریف احمد صاحب کے نام نکلی۔ اب دیکھو کہ

کتنا خدائی تصرف ہے

ایک بار قرعہ ڈالنے میں غلطی ہو سکتی تھی۔ دوسری بار قرعہ ڈالنے میں بھی غلطی ہو سکتی تھی لیکن تین بار قرعہ ڈالا گیا۔ اور تینوں دفعہ میرے نام الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی نکلی میاں بشیر احمد صاحب کے نام غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی والی انگوٹھی نکلی۔ اور میاں شریف احمد صاحب کے حصہ میں وہ انگوٹھی آئی۔ جس پر "مولا بس" لکھا ہؤا تھا۔

میں نے نیت کی ہوئی ہے

کہ میں الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی جماعت کو دے دوں۔ لیکن میں اس وقت تک اسے کس طرح دے دوں۔ جب تک کہ وہ اس کی نگرانی کی ذمہ داری نہ لے۔ اگر وہ انگوٹھی میرے بچوں کے پاس رہے۔ تو وہ کم سے کم اسے اپنی ملکیت سمجھ کر اس کی حفاظت تو کریں گے۔ لیکن میرا دل چاہتا ہے۔ کہ میں یہ انگوٹھی اپنے بچوں کو نہ دوں۔ بلکہ جماعت کو دوں۔ اس کے لئے میں نے ایک اور تجویز بھی کی ہے۔ کہ اس انگوٹھی کا کاغذ پر عکس لے لیا جائے۔ اور اسے زیادہ تعداد میں چھپوا لیا جائے۔ پھر نگینہ والی انگوٹھیاں تیار کی جائیں۔ لیکن نگینہ لگانے سے پہلے گڑھے میں اس عکس کو دبا دیا جائے۔ اس طرح ان انگوٹھیوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگوٹھی سے براہ راست تعلق ہو جائے گا۔ گویا الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ نگ بھی ہو گا اور وہ عکس بھی نگ کے نیچے دبایا ہؤا ہو گا۔ پھر

اس قسم کی انگوٹھیاں

مختلف ممالک میں بھیج دی جائیں۔ مثلاً ایک انگوٹھی امریکہ میں رہے۔ ایک انگلینڈ میں رہے۔ ایک سوئٹزرلینڈ میں رہے۔ اسی طرح ایک ایک انگوٹھی دوسرے ممالک میں بھیج دی جائے۔ تا اس طرح ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تبرک محفوظ رہے۔ پچھلے دنوں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پرانی تحریر ملی تھی۔ میں نے وہ تحریر انڈونیشیا بھیج دی ہے۔ تا اس امانت کو وہاں محفوظ رکھا جائے۔ اور اس سے وہاں کی جماعت برکت حاصل کرے۔ مگر الہام میں کپڑوں کا ذکر ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ الہام فرمایا تھا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں کو ایسی جگہوں پر بھجوا دیں۔ جہاں کیڑا نہیں لگتا۔ تاکہ وہ زیادہ لمبے عرصہ تک محفوظ رہیں۔

بہرحال

نوجوانوں کو چاہیئے

کہ وہ آگے آئیں۔ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور اسلام کی خدمت کریں۔ تاکہ ان کو بھی یہ دن دیکھنا نصیب ہو۔ کہ ان کے ذریعہ سے ملکوں کے ملک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لے آئیں۔ اور اسلام کا جھنڈا وہاں گاڑ دیا جائے۔ اور یہ معمولی بات نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی اور بڑی خوشی کی بات ہے۔

جلسۂ یوم مصلح موعود

جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو بروز سوموار اپنی اپنی جگہ پر نہایت ذوق و شوق سے اور پوری تنظیم اور وقار کے ساتھ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کریں۔ (ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں

مبلغین اسلام کے اعزاز میں ایک تقریب

ضلع ٹورنامنٹ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات کی تقسیم

مورخہ ۲ فروری ۱۹۵۶ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کی صدارت میں اساتذہ اور طلباء کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس کی غرض محترم مولوی محمد شریف صاحب فاضل مبشر فلسطین کی خدمت میں ان کے اٹھارہ سال تک خدمت سلسلہ کر کے مرکز میں واپس آنے پر اور مکرم سید کمال یوسف صاحب کو ان کے سکنڈے نیویا میں خدمت اسلام کے لئے چنے جانے پر مبارکباد عرض کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس موقعہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امسال ضلع اور ڈویژن کے ورزشی مقابلوں اور تلاوت قرآن مجید کے مقابلہ میں جن طلباء نے امتیازی انعامات حاصل کئے تھے ان کو ان بزرگوں کے ہاتھوں انعامات دلوانا بھی مقصود تھا۔

اس تقریب کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو مبشر احمد وسیم متعلم جماعت دہم نے کی۔ یہ طالبعلم ضلع بھر میں تلاوت کے مقابلہ میں اوّل آیا تھا۔ اور اس نے سعید ناصر متعلم جماعت نہم کی شمولیت سے اوّلیت کی شیلڈ حاصل کر کے سکول کو نیک نام کیا تھا۔ اس کے بعد مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور محترم مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین کا تعارف کرایا۔ اور صاحب صدر نے ان سے طلباء کو خطاب کرنے کی درخواست کی۔

محترم مولوی صاحب نے آدھ گھنٹہ کی تقریر میں فلسطین اور عرب ممالک کے تبلیغی حالات مؤثر انداز میں بیان فرمائے۔ اور طلباء سے اپنی زندگیاں ایسی طرز میں ڈھالنے کی اپیل کی جس سے وہ پکے مسلمان بن سکیں اور بڑے ہو کر خدمت اسلام کے لئے اپنے آپ کو تیار پائیں۔

اس تقریر کے بعد سید کمال یوسف صاحب نے طلباء کو اپنا نصب العین ابھی سے تجویز کر لینے اور اس کے حصول کے لئے ابھی سے کوشش میں لگ جانے کی تحریک کی اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

بعد کو محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے حاضرین جلسہ کو بتلایا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول نے جن جن مقابلوں میں ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں حصہ لیا تھا ان میں ہم نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ چنانچہ ہماری ٹیمیں کرکٹ، ہاکی اور ایتھلیٹکس میں اوّل قرار پائیں۔ اور ہم نے مقابلوں میں چیلنج کپ حاصل کئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول کی تلاوت قرآن کی ٹیم ضلع بھر میں اوّل رہی۔ ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ کے علاوہ ہمارے طلباء نے ڈویژنل ٹورنامنٹ میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی۔

بعد ازاں محترم ناظر صاحب تعلیم کی خواہش پر جس کو تمام حاضرین نے پسند کیا محترم مولوی محمد شریف صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ صاحب صدر کے مؤثر صدارتی ریمارکس کے بعد دعا کے ساتھ یہ دلچسپ تقریب ختم ہوئی۔

(نامہ نگار)

ایک احمدی طالبعلم کی نمایاں کامیابی

مسٹر حمید اللہ خاں جو این ای۔ ڈی انجنیئرنگ کالج کراچی کے طالبعلم ہیں ۳۰ جنوری کو اپنے کالج کی سالانہ سپورٹس میں ۱۰ فٹ پول والٹ کر کے کالج کا ریکارڈ مات کیا اور ہائی جمپ پانچ فٹ دس انچ کر کے سندھ کراچی یونیورسٹیز کے گذشتہ ریکارڈ توڑ کر نیا ریکارڈ قائم کیا۔

مسٹر حمید اللہ خاں احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن کراچی کے نائب چیئرمین بھی ہیں اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ سید اعجاز منیر کراچی

ولادت

سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال کو مورخہ ۲۱-۱-۵۶ بروز بدھ اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی احباب بچی کی درازی عمر اور خادمہ دین و قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔

رحمت اللہ خاں شاہد (واقف زندگی)

(۳) نیز میری ہمشیرہ بیگم کیپٹن خادم حسین صاحب بھی سر درد و اعصابی کمزوری کی وجہ سے متواتر بیمار چلی آ رہی ہیں احباب انکی مکمل صحت یابی کیلئے بھی دعا فرمائیں
بیگم مرزا مبارک احمد صاحب آف ڈگری حال ربوہ

زعماء و نمائندگان شوریٰ انصار جلد توجہ فرمائیں

گذشتہ شوریٰ انصار جو ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء کو ربوہ میں ہوئی تھی اس میں منجملہ دیگر فیصلہ جات کے ایک یہ فیصلہ بھی ہوا تھا کہ آئندہ تین سال تک ہر رکن انصار سے (جو بلحاظ عمر چالیس یا اس سے زائد عمر میں داخل ہیں) کم از کم ایک روپیہ سالانہ وصول کیا جایا کرے۔ چونکہ تعمیر دفتر کا کام جلد شروع کیا جانا ہے تا آئندہ ہونے والے انصار کے سالانہ اجتماع تک دفتر کا ضروری حصہ تیار ہو جائے۔ لیکن تعمیر دفتر کا کام شروع کرنے کے لئے حسب فیصلہ شوریٰ انصار جلد سے جلد چندہ تعمیر دفتر فراہم کر کے داخل خزانہ ہو جانا ضروری ہے تا کام جلد شروع کیا جا سکے۔ اس لئے زعماء صاحبان انصار جلد اپنی اپنی مجلس کے اراکین انصار سے چندہ تعمیر دفتر فراہم کر کے بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر بمد امانت تعمیر دفتر انصار اللہ داخل خزانہ فرما دیں۔ اس میں تاخیر کا ہونا ہرج کا موجب ہوگا۔

شوریٰ انصار میں جو نمائندے رہے تھے ان کا بھی فرض ہے کہ وہ اس چندہ کی فراہمی میں زعماء صاحبان کے ساتھ پوری طرح تعاون فرما کر اپنی ذمہ واری سے سبکدوش ہوں۔ جو بحیثیت نمائندہ ان پر عاید ہوتی ہے

اسی طرح حسب فیصلہ شوریٰ انصار، انصار کے ماہوار چندہ کے علاوہ جو پہلے سے مقرر ہے۔ انصار سے چندہ اجتماع جو ا ر ماہوار سابق ۱۲ ر سالانہ مقرر ہوا ہے اس کی وصولی کے لئے بھی جدوجہد جاری رکھی جائے۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کی کھیلیں

قبل ازیں مورخہ ۸ جنوری ۱۹۵۶ء کے الفضل میں بعنوان بالا ایک اعلان شائع کیا تھا۔ اس ضمن میں مجھے اپنے پرانے دوستوں اور شاگردوں کی طرف سے بہت سے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ اب میں وہ مضمون شائع کرنے ہی والا ہوں۔ اس لئے میں اپنے دوستوں اور شاگردوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے زمانے کے متعلق مجھے ایک ہفتے کے اندر اندر بذریعہ کارڈ یا خط اطلاع دے کر مشکور فرمائیں کہ وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہاکی، فٹ بال اور کرکٹ کی ٹیم میں کس کس سن میں کھیلتے رہے ہیں۔ تا کہ میں ان کے نام مناسب جگہ پر اپنے مضمون میں درج کر سکوں۔ بعد میں کسی دوست کو شکایت نہ رہے کہ اس کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے

علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ربوہ

حسابات وصیت درست رکھنے کا آسان گر

تمام موصی احباب جو براہ راست حصہ آمد ارسال کریں۔ اپنا نام اور نمبر وصیت صاف کر کے لکھیں اور اگر نمبر وصیت یاد نہ ہو تو ولدیت مع مکمل پتہ لکھیں۔ اور اگر سیکرٹری مال کو ادا کریں تو بھی انہیں نمبر وصیت یا ولدیت لکھا دیں۔ سیکرٹری صاحب مال بھی اس امر کا خیال رکھیں۔ اسی طرح مستورات اپنے نام معہ زوجیت لکھے جائیں۔ حصہ آمد اور جائیداد کی تفصیل الگ الگ لکھی جائے۔ حصہ آمد کی تفصیل براہ راست دفتر ہذا کو بھیجی جائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے ایک عزیز عبدالرحمٰن صاحب بھٹی مغلپورہ گنج مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔ لطیف احمد ربوہ

(۲) میرے چار بچوں نے اس سال مختلف امتحانات دینے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائیں
محمد علی زعیم انصار اللہ کوچہ احمدیہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ

( ) عزیزم منور احمد بعارضہ ٹائیفائڈ قریباً دو ہفتہ سے سخت بیمار رہے بے حد کمزور ہو گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ۔ ۲۰۴

ریڈ کراس سوسائٹی

خدمتِ خلق کا ایک بین الاقوامی ادارہ

ریڈ کراس کا ادارہ قریباً ایک صدی سے قائم ہے۔ اور دنیا کے گوشے گوشے میں اس کی سرگرمیوں کو بنظر استحسان دیکھا جاتا ہے اس ادارہ پر بین الاقوامی ریڈ کراس کمیشن کا کنٹرول ہے۔ جس کا صدر مقام جنیوا (سوئیٹزرلینڈ) میں ہے۔ کمیٹی کے تمام ارکان سوئیٹزرلینڈ کے باشندے ہیں۔

ریڈ کراس بین الاقوامی کمیٹی کی داغ بیل اس وقت ڈالی گئی تھی۔ جب سوئیٹزرلینڈ کے باشندے ہنری ڈونٹ نے ایک کتابچہ شائع کیا۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ کس طرح طبی امداد مہیا نہ ہونے کی وجہ سے سلفرینو (اٹلی) کے میدان جنگ میں مجروح سپاہیوں کو سسک سسک کر دم توڑ دینے کے لئے چھوڑ دینا پڑا۔ ڈونٹ نے ایک مستقبل رضاکار انجمن کی ضرورت پر زور دیا۔ اور توقع ظاہر کی کہ مختلف قوموں کے فوجی لیڈر کنونشن کے . . . . . منظور کردہ ان مقدس اور عالمگیر اصول پر صاد کریں جو مختلف یورپی ممالک کے زخمیوں کی امدادی سوسائیٹیوں کے احیاء کا باعث ثابت ہوں۔

ڈونٹ کی اپیل نے بیحد اثر کیا اور نہ صرف یورپی ممالک بلکہ دنیا بھر کی ۶۳۔ اقوام نے سوئیٹزرلینڈ کی حکومت کی طرف سے ایک سرکاری کانفرنس منعقد کرنے کے بعد بالآخر میثاق جنیوا منظور کر لیا۔ اس کانفرنس میں یہ طے پایا کہ جو لوگ جنگی زخمیوں اور مصیبت زدگان کی امداد پر متعین ہوں ان کی حفاظت کی جائے ایسے کارکنوں کے استعمال کے لئے ایک ایسا علامتی نشان تجویز کیا گیا۔ جس میں کسی کارکن کے وطن کی تخصیص کا کوئی پہلو نہ نکلتا ہو۔ سوئیٹزرلینڈ کے احترام کے پیش نظر جہاں ریڈ کراس نے جنم لیا تھا۔ سوئیٹزرلینڈ کے قومی جھنڈے کے الٹے رخ کا نشان (جو سرخ زمین پر سفید صلیب کا مظہر ہے) اس ادارہ کا نشان رکھا گیا۔ بالآخر یہی نشان اب دنیا بھر کی ریڈ کراس سوسائیٹیوں کا امتیازی نشان بن گیا۔ قریباً تمام ملکوں نے میثاق جنیوا کے اصولوں کو جن پر ایک نئی بین الاقوامی کانفرنس نے نظر ثانی ۱۹۰۶ء میں کی۔ قبول کیا

اغراض ومقاصد

اس بین الاقوامی ادارہ کے اغراض ومقاصد میں تمام ملکوں میں ریڈ کراس کی تحریک کو فروغ دینا ریڈ کراس کے بنیادی اصولوں کے محافظ کی حیثیت سے کام کرنا جنیوا کانفرنس کے احکام کی پیروی کرنا ان کی خلاف ورزی پر ان کی ملامت کرنا جنگ کے دوران میں بین الاقوامی ایجنسیوں کو جنگی قیدیوں اور مصیبت زدگان کی امداد کے لئے منظم کرنا۔ قیدیوں کے کیمپوں کا معائنہ کرنا جنگی قیدیوں کو آرام و آسائش پہنچانا اور ان کی ہمت افزائی کرکے ہر قسم کے اثر ورسوخ کے استعمال سے ان کی حالت بہتر بنانے کی سعی کرنا جنگ اور امن کے زمانے میں مختلف حکومتوں، لوگوں اور قوموں کے درمیان بدیں غرض ایک ثالث کے فرائض ادا کرکے تباہ حال لوگوں کی مصیبت کا ازالہ کرنا شامل ہیں۔

بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی کی وسیع سرگرمیوں کا جائزہ ان مثالوں سے بخوبی ہو سکتا ہے:۔

سنہ ۱۹۲۰ء میں بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی نے بچوں کے تحفظ کی یونین قائم کرکے ایک اور نیک کام کی بنیاد رکھی جس کی تائید وحمایت پوری دنیا نے کی

پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی

پاکستان میں ریڈ کراس سوسائٹی کا افتتاح قائد اعظم نے ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء کو گورنر جنرل ہاؤس کراچی میں کیا تھا۔ اور اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا تھا کہ ریڈ کراس کی تحریک بے لوث قربانیوں کے ذکر سے معمور ہے۔ اس ادارے سے تعلق رکھنے والے ایثار پیشہ لوگوں نے انسانی دکھ درد کے مداوا کے لئے بے مثال کام کیا ہے۔ قائد اعظم نے حسب ذیل تین اہم امور کو ریڈ کراس کے مقاصد قرار دیا۔

(۱) صحت عامہ کی ترقی۔

(۲) بیماریوں کی روک تھام۔

(۳) انسانی دکھ درد کا مداوا۔

جنگ کے دوران میں ریڈ کراس کا اہم کام زخمیوں اور بیماروں کی دیکھ بھال کرنا ہوتا ہے۔ اور زمانہ امن میں مذکورہ بالا امور کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔

صوبائی شاخ کی خدمات

پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی صوبائی شاخ نے (جو ان دنوں اپنا خاص ہفتہ منا رہی ہے) پچھلے سات سال میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد سوسائٹی نے ان لاکھوں مہاجرین کو طبی امداد مہیا کی جو سرحد پار سے خستہ وخراب حالت میں پاکستان آئے تھے۔ مہاجرین کے کیمپوں میں سابق پنجاب کی شاخ نے کم و بیش سولہ لاکھ کپڑے تقسیم کئے۔ رضائیوں اور کمبلوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

سابق پنجاب کی شاخ کا سب سے بڑا کارنامہ آزاد کشمیر میں میڈیکل مشن بھیجنا ہے۔ جنگ کشمیر کے دوران میں ریڈ کراس نے زخمیوں کی دیکھ بھال کا کام سنبھال لیا۔ میرپور۔ پلندری بھمبر۔ بڑاسی۔ باغ کوٹلی اور کھانگو کے مقامات پر ہسپتال قائم کئے جن میں کم و بیش ۴۳ ہزار مریضوں کو داخل کرکے علاج کیا گیا۔ آؤٹ ڈور مریضوں کی تعداد تین لاکھ سے بھی متجاوز تھی۔ اس مشن پر سولہ لاکھ کے قریب روپیہ خرچ آیا۔

جب ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۰ء میں سیلاب آئے تو اس ادارے نے سیلاب زدگان کی امداد میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ابتدائی طبی امداد کے دستے جگہ جگہ متعین ہوئے اور پندرہ لاکھ کی مالیت کی دوائیں سیلاب زدگان میں تقسیم کی گئیں۔

ہر سال صوبائی شاخ لاکھوں روپے خرچ کرکے سول اور مشن ہسپتالوں کو دوائیں۔ طبی سامان پٹیاں، کپڑے اور بستر مہیا کرتی ہے۔ ریڈ کراس کے اپنے ہسپتال اور تپ دق کے کلینک بھی عوام کی طبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سیلاب زدگان کی امداد

حالیہ سیلاب کے دوران میں ریڈ کراس نے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ لاہور اور ملتان ڈویژن کے بہت سے مقامات پر امدادی مرکز قائم کرکے کمبل کپڑے۔ خشک دودھ ادویہ اور دیگر ضروریات زندگی ضرورتمندوں تک پہنچائیں۔ اس سلسلے میں اب تک جو اشیاء تقسیم ہو چکی ہیں ان کے کچھ اعداد وشمار یہ ہیں۔ کمبل ۳۹۰۸ دودھ ۹۵۰۵ ڈبے۔ سویٹر ۱۰۳۰، گھی ۱۲۶۱ ڈبے نئے کپڑے ۱۳۹۶۴ دوائیں (مختلف قسم) ۲۰ لاکھ گولیاں۔

۱۹۵۰ء سے ریڈ کراس کا ہفتہ ہر سال منایا جاتا ہے۔ پہلے سال اس ہفتے کے دوران میں ایک لاکھ ۹ ہزار روپے جمع ہوئے۔ دوسرے سال یہ رقم ایک لاکھ ۲۷ ہزار اور تیسرے سال ایک لاکھ ۵۰۶ ہزار تھی۔ ۱۹۵۳ء میں اس ہفتے سے ۲ لاکھ ۸۴ ہزار۔ ۵۴ء میں ۲ لاکھ ۶۴ ہزار روپے جمع ہوئے۔

صوبائی ریڈ کراس ۵ سے ۱۱ فروری تک ریڈ کراس کا خاص ہفتہ منا رہی ہے۔ اس دوران میں ریڈ کراس کا پیغام گھر گھر پہنچا دیا جائے گا۔ عوام کو وسیع پیمانہ پر اس کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا جائے گا اور ان کاموں کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ فراہم کیا جائے گا جو سوسائٹی کے فرائض کی حیثیت رکھتے ہیں۔

روس پاکستان سے اقتصادی و تجارتی معاہدہ کرنے کو تیار ہے

کراچی ۷ فروری۔ وزیر اعظم روس مارشل بلگانن نے کہا ہے کہ روس ایٹمی طاقت کے پُر امن استعمال کے متعلق پاکستان کو معلومات مہیا کر سکتا ہے۔ آپ نے پاکستان اور روس کے درمیان اقتصادی و تجارتی تعاون کا امکان بھی ظاہر کیا ہے۔

یونائیٹڈ پریس آف پاکستان نے کراچی میں روسی سفارت خانہ کے توسط سے وزیر اعظم روس مارشل بلگانن کو ایک سوال نامہ بھیجا تھا۔ اس سوال نامہ کا جواب کل موصول ہو گیا۔ اس میں مارشل بلگانن نے معاہدہ بغداد اور میثاق جنوب مشرقی ایشیا میں پاکستان کی شرکت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان چین اور برما جیسے ملکوں سے روس کے تعلقات جن مشہور پانچ اصولوں (پنج شیلا) پر استوار ہیں۔ وہ پاکستان اور روس کے تعلقات کی اصلاح و استحکام کی بھی اساس بن سکتے ہیں۔

اقتصادی و تجارتی تعاون

مارشل بلگانن نے ایک سوال کے جواب میں پاکستان اور روس کے درمیان اقتصادی و تجارتی تعاون کا امکان بھی ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے مابین تجارت کو خاصہ فروغ ہو سکتا ہے۔

روس پاکستان سے زرعی اجناس مویشی اور دوسرا سامان لے کر اس کے بدلے صنعتی سامان، زرعی اور دوسری مشینری دے سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں دونوں ممالک میں تجارتی معاہدہ بڑا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

زرعی مقاصد کے لئے قرضے

لائلپور ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ انجمن ہائے امداد باہمی کی معرفت حکومت زرعی مقاصد کے لئے دو لاکھ روپے کے قرضے جاری کرے گی۔ کاشتکاروں سے کہا جائے گا کہ یہ روپیہ بیج کھاد اور بیلوں کی خریداری پر صرف کریں۔ تاکہ زیر کاشت رقبہ کی فی ایکڑ پیداوار میں ہر سال پانچ فی صد اضافہ ہو جائے۔

دیہی امداد کے منصوبہ کے تحت تین گاؤں کے لئے ایک پرائمری سکول کا قیام ضروری ہوگا۔ گاؤں کے باشندے سکول کے لئے عمارت اور اراضی فراہم کرنے کے علاوہ پچاس فی صد اخراجات کی بھی کفالت کریں گے۔ تعلیم بالغاں کے لئے تربیت یافتہ ہدایت کاروں کا تقرر بھی زیر غور ہے۔

الجزائر میں وزیر اعظم فرانس کی آمد پر فرانسیسی آبادکاروں کے مظاہرے

الجزائر ۷ فروری کل فرانس کے نئے وزیر اعظم مسٹر گائی موسلے جنگ میں ہلاک ہونے والوں کی یادگار پر پھول چڑھانے گئے۔ تو فرانسیسی آبادکاروں نے ان پر پتھر اور گلی سڑی سبزیاں پھینکیں اور تقریباً دس ہزار افراد کے "ہجوم" نے ان کے خلاف نعرے لگائے —— دریں اثنا الجزائر کے نئے ریذیڈنٹ جنرل جارج کاترو نے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا ہے۔ مسٹر موسلے اور جنرل کاترو ہوائی اڈے سے بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں کے پہرے میں شہر تک پہنچے تھے۔ مشتعل آبادکاروں نے جب ان پر پتھراؤ شروع کیا۔ اور گالیوں کے ساتھ مردہ باد کے نعرے لگائے تو مسلح پولیس نے انہیں لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا۔ ان کی آمد سے قبل بھی کئی بار مظاہرین اور پولیس میں جھڑپیں ہوئیں۔ لوگ ہر سرکاری کار پر حملہ کر کے تباہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اعلان

لائلپور میں اخبار "الفضل" عبد الرشید نیوز ایجنٹ اخبارات سے حاصل کریں
گھر پر پہنچانے کا بہترین انتظام ہے

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ ارشاد پر کہ طلبہ آگے آئیں۔ مسائل کا حل سوچیں۔ سائنسی علوم کی روشنی میں مذہب کو پرکھیں اور مذہب اور سائنس کے بُعد کو کم کریں۔ اس ارشاد کی تعمیل میں طلبۂ جامعہ احمدیہ نے مجلس علم و عمل قائم کی ہے۔ ہم طلبہ جامعۃ المبشرین تعلیم الاسلام کالج اور دیگر اہل علم حضرات کو مجلس میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں۔ (نائب صدر)

عبوری اسمبلی میں پروگریسو پارٹی

کراچی ۷ فروری۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے بارہ ارکان نے ایک پروگریسو اسمبلی پارٹی قائم کی ہے۔ ان ارکان کے نام یہ ہیں: سید خیر شاہ۔ بیگم طاہرہ آغا نواب زادہ جام امیر علی۔ دیوان لال چند۔ عبد المجید خان جتوئی۔ سید ظفر علی شاہ۔ حاجی امام علی۔ سید نور محمد شاہ حاجی غلام علی میمن۔ ملک سکندر خان۔ حاجی جان محمد خاں اور پیر زادہ شاہ نواز۔

افغان فوج میں بغاوت کے آثار

پشاور ۷ فروری۔ کابل کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ افغان فوجیوں میں بے چینی اور مایوسی کی لہر نقطۂ عروج کو پہنچ چکی ہے۔ حال ہی میں صافی قبیلے کے دس فوجیوں اور دو پولیس کانسٹیبلوں کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کہ انہوں نے سردار داؤد خاں کی حکومت کے خلاف غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔ مزاری شریف میں بھی محافظ دستے کے دو سپاہی اسی الزام میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ساتھیوں کو زیادہ تنخواہوں اور مراعات پر اکسا رہے تھے۔ ان کے علاوہ شنواریوں کے کئی افراد جن میں ایک سابق کیپٹن بھی شامل ہے گرفتار کئے گئے ہیں۔ انہوں نے فوج کو رشت نفری (دکروش) مہیا کرنے سے انکار کیا تھا۔

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ماہ جنوری کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا رہے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۵ فروری تک دفتر روزنامہ الفضل میں پہنچ جانی چاہئیے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)